3854- غیر مسلم کو صدقہ دینا

سوال

1- کیا غیر مسلموں کو صدقہ دینا جائز ہے، اور خاص کر امریکہ جیسے ملک میں؟

2- کوئی شخص (میرے خیال میں وہ مسلمان ہے) سوال کرے، اور کچھ معین رقم مانگ رہا ہو تو اس جیسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ میری گزارش ہے کہ اگر مانگنے والا غیر مسلم ہو تو پھر اس کی بھی وضاحت کر دیں؟

3- کیا اگر مانگنے والا نشئی اور شرابی ہو تو کیا مندرجہ بالا دونوں سوالوں میں بھی یہی حکم لاگو ہو گا؟ کیونکہ ممکن ہے وہ اس رقم سے نشہ آور اشیاء یا شراب خریدے؟

پسندیدہ جواب

1- غیر مسلم فقراء و مساکین کو نفلی صدقہ و خیرات دینا جائز ہے اور خاص کر جب وہ قریبی عزیز اور رشتہ دار ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ہمارے خلاف جنگ کرنے والوں میں شامل نہ ہوں، اور ان میں سے کسی نے ایسی زیادتی نہ کی جس کی بنا پر ان کے ساتھ احسان کرنا ممنوع ٹھرے، اور فرضی زکاۃ و خیرات انہیں دینا جائز نہیں ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارہ میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے، اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے اللہ تعالی تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالی تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے.

{اللہ تعالی تمہیں صرف ان لوگوں سے محبت کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارہ میں لڑائی لڑی اور تمہیں جلاوطن کیا، اور جلاوطن کرنے والوں کی مدد کی، جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ قطعا ظالم ہیں}. الممتحنۃ (8-9).

اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا کی مندرجہ ذیل حدیث کی بنا پر وہ بیان کرتی ہیں کہ:

"میری والدہ اپنے والد کے ساتھ میرے پاس آئی جو کہ مشرک تھی اس معاہدے کی مدت کے دوران جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ کیا تھا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری والدہ رغبت رکھتے ہوئے مدد طلب کرنے آئی ہے، تو کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اس سے صلہ رحمی کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2946).

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت نے ان سے مانگا تو انہوں نے اسے دے دیا، تو وہ یہودی عورت کہنے لگی: اللہ تعالی آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے، تو عائشہ رضی اللہ تعالی نے اسے عجیب سمجھا، جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہیں کہا: تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں: پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد ہمیں فرمایا: ان کی طرف وحی آئی ہے کہ تم اپنی قبروں میں آزمائش اور فتنہ میں ڈالے جاؤ گے"

مسند احمد حدیث نمبر (24815).

تو یہ دونوں حدیثیں کافر کو صدقہ دینے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں.

اور کفار فقراء کو زکاۃ دینی جائز نہیں ہے، کیونکہ زکاۃ صرف انہیں دی جا سکتی ہے جو آیت مصاریف زکاۃ میں فقراء و مساکین وغیرہ ذکر ہوئے ہیں.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نفلی صدقہ و خیرات میں سے مشرک کو دینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن فرضی زکاۃ و صدقہ وغیرہ میں اس کا کوئی حق نہیں، اور اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اور وہ کھانا کھلاتے ہیں}. الآیۃ

دیکھیں : کتاب الام للشافعی جلد (2).

اور مسلمان فقراء و مساکین کو صدقہ و خیرات دینا افضل اور بہتر ہے؛ کیونکہ انہیں صدقہ دینے میں اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں ان کی معاونت ہے، اور ان کے دینی اور دنیاوی امور میں ان کی معاونت ہوگی، اور پھر اس میں مسلمانوں کے مابین آپس میں ترابط و تعلقات بھی پیدا ہوتے ہیں، اور خاص کر آج کے دور میں تو مسلمان فقراء مالداروں سے زیادہ تعداد میں ہیں، اللہ تعالی ہی مدد کرنے والا ہے.

2- اگر مال مانگنے سوال کرنے والا شخص مسلمان ہو، اور وہ محتاج ہے اور آپ اس کی محتاجگی کا یقین بھی کر چکے ہیں تو پھر جو کچھ صدقہ و خیرات سے آپ کے پاس میسر ہو اسے دے دیں، اور اسی طرح اگر غیر مسلم بھی ہو.

لیکن مسلمان محتاجوں کے لیے افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ وہ راستوں اور چوراہوں پر سوال کرنے سے اجتناب کریں اور اگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر انہیں اسلامی خیراتی تنظیموں کے دفاتر میں جانا چاہیے تو فقراء و محتاج لوگوں میں صدقہ و خیرات تقسیم کرنے کا کام کرتی ہیں، اور اسی طرح مستحقین تک صدقہ و خیرات پہنچانے کے لیے لوگوں کو با اعتماد خیراتی تنظیموں کی مدد و معاونت کرنی چاہیے.

3- لیکن اگر مال کا سوال کرنے والا شخص چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر کسی حرام کام یا حرام چیز کی خریداری کے لیے مال مانگ رہا ہے، یا وہ اس مال کو کسی حرام فعل میں صرف کرے گا تو اسے یہ صدقہ و خیرات دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں حرام فعل کے ارتکاب میں اس کی معاونت و مدد ہوگی.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}.

واللہ اعلم.